2011
Volume 08

786
92-110

زیر سرپرستی
سرکارِ قائمِ آلِ محمدؑ

دعائے سیدہؑ

فریاد کرے اک قیدی کوئی بھیڑ میں راہ بتا دے

نوحہ خواں: غازی سنگت رضویہ سوسائٹی کراچی

فریاد کرے اِک قیدی ، بازار سے رش ہٹوا دے ، کوئی بھیڑ میں راہ بنوا دے
نہ ایسے تماشہ دیکھو ، ہم آلِ نبیؐ ہیں لوگو ، کوئی تو ردا منگوا دے

(۱) تمھیں پتھر مارنے ہیں مارو ، میں یہ نہیں کہتا رُک جاؤ
اِن عورتوں بچوں پر لیکن ، اے لوگوں رحم ذرا کھاؤ
لینا ہی اگر ہے بدلہ ، میں وارث ہوں حیدرؑ کا ، کوئی یہ اعلان کرا دے

(۲) لوگوں کی نگاہوں کا مرکز ، شہداء کے سر ہیں نیزوں پر
اور ظالم چلتے ہیں لے کر ، اِن مستورات کے ساتھ ہی سر
کوئی آن کے اِتنا کر دے ، جو تھامے ہوئے ہیں نیزے ، اُنکو آگے بڑھوا دے

(۳) جس پیغمبرؐ کی بیٹی نے ، پردہ سکھلایا دنیا کو
اُس کی ہی وارث ہیں لوگو ، یہ بیبیاں میرے ساتھ ہیں جو
اُمت نے لُوٹی آکر ، ہئے اِن کے سر سے چادر ، کوئی اِن کو چادر لادے

(۴) ہم دین کے وارث قیدی ہیں ، آیات جو یوں دہراتے ہیں
چلتے ہیں ساتھ ہمارے جو ، یہ شامی ڈھول بجاتے ہیں
ہم پاک فضا کے عادی ، ہم کو تکلیف ہے دیتی ، کوئی موسیقی رُکوا دے

(۵) ہم آلِ نبیؐ ہیں لوگوں گر ، یہ بات نہیں تسلیم تمہیں
کلمہ گوئی کے رشتے سے ، اِتنا حق تم پر رکھتے ہیں
سر ڈھک پائے ہر بی بیؑ ، تقسیم ہو جب کہ اُس کی ، کوئی اتنا کپڑا لا دے

(۶) مقتل سے یہاں تک پہنچے ہیں ، کتنے ہی مصائب سہہ سہہ کے
یہ موڑ ہے کیسا موڑ جہاں ، ہم تین دنوں سے ٹھہرے ہیں
بچوں پہ ترس کچھ کھا کے ، حاکم سے کوئی یہ کہہ دے ، پیشی کا حکم سُنا دے

(۷) تڑپاتے ہوتم لوگ جنہیں ، یہ مائیں درد ستائیں ہیں
کچھ بچے راہ میں کھو بیٹھیں ، کچھ مقتل میں کھو آئیں ہیں
مقتل سے شام تلک جو ، اونٹوں سے گِرے ہیں لوگو ، کوئی وہ بچے دفنا دے

(۸) میرے ساتھ یتیم جو ہیں اِنکو ، اِس بے دردی سے باندھا ہے
اِن پھول سے نازک بچوں سے ، ہئے سانس لیا نہ جاتا ہے
کوئی باپ ہو یا کوئی بھائی ، جو آن کے اِن بچوں کی ، گردن سے رسن کھلوا دے

(۹) لوگوں بازارِ شام کی اُن ، ناپاک فضاؤں میں اب بھی
جا کر محسوس یہ ہوتا ہے ، دیتا ہو صدا جیسے کوئی
بے پردہ ہے ہر بی بیؑ ، احسان کرے یہ کوئی ، بازار تو بند کرا دے

(۱۰) آصفؔ سجادؑ کی نظریں تھیں ، اُس وقت امامِ زمانہؑ پر
زخموں پہ مرہم جو رکھے گا ، اِک روز وہ غیبت سے آ کر
حسرت تھی یہ عابدؑ کی ، کعبے میں کھڑا ہے مہدیؑ ، کوئی غیب سے جلد صدا دے

اے میرے عونؑ و محمدؑ اے میرے عونؑ و محمدؑ
ایک ویران مکاں میں تھی یہ اک ماں کی صدا

(۱) تم پہ نازاں ہوں کہ تم دیں کے لئے کام آئے
نام شہداء میں میرے شیروں نے بھی لکھوائے
سر اُٹھا ہوگا سرِ حشر فخر سے میرا

(۲) تم پہ نازاں تو بہت حیدرِ کرارؑ بھی ہیں
تم پہ نازاں تو بہت جعفرِ طیارؑ بھی ہیں
لاج اجداد کی رکھی جو سرِ کربوبلا

(۳) یہ وہی گھر ہے جو آباد تھا تم دونوں سے
کتنا ویران ہے دیکھو تو کبھی یہ آ کے
مجھ سے پوچھو کہ میرے دل پہ گذرتی ہے کیا

(۴) عید اب بعد تمھارے میں یوں مناتی ہوں
مادرِ غازی عباسؑ کے گھر جاتی ہوں
ایک دوجے کو دیا کرتی ہیں مائیں پُرسہ

(۵) آنکھ لگ جائے بھی تو چونک کے اُٹھ جاتی ہوں
مجھ کو بیٹوں نے پُکارا ہے گماں کرتی ہوں
پر میرے لال کہاں ، لاڈ اُٹھانا کیسا

(۶) گو ذرا دیر کو رُوٹھے ہو ابھی آؤ گے
آن کے ماں کے کلیجے سے لپٹ جاؤ گے
دیر تک رہ نہیں سکتے ہو جو تم ماں سے خفا

(۷) دو مصّلے ہوں ابھی تک میں سنبھالے بیٹھی
اُن مصّلوں میں جو خوشبو ہے تمھاری باقی
ایک خوشبو ہی تو اب ہے سہارا اماں کا

گرچہ خاموشی رہا کرتی ہے اب اِس گھر میں
پر کبھی لگتا ہے دو بھائی ہوں کرتے باتیں
تم کو بھولی نہیں بیٹوں تمھارے گھر کی فضاء

(۹) حال اُس بی بیؑ کا آصفؔ بھلا اب کون لکھے
جس کی دھڑکن تھے وہ دو لالؑ وہ کمسن بچے
پھر وہ اِک لاش کی طرح ہی رہی تھی زندہ

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۸ ۔ ۲۰۱۱ء

اعلان کرا دے یہ عابدؑ ، اب چین سے تم سویا کرنا
میری بچی اب چپ ہے لوگو ، حاکم سے شکایت نہ کرنا

(۱) جب سے زندان میں آئی تھی ، دن رات وہ اشک بہاتی تھی
تعویز تھی باپ کی گردن کا ، بچھڑی تو چین نہ پاتی تھی
پر اب بابا کے پاس ہے وہ ، ملے چین یہ آج دعا کرنا

(۲) اِک ماں کی ضمانت ہے لوگوں ، اب کوئی صدا نہ آئے گی
خاموش رہے گی راتوں کو ، اب نہ وہ تمہیں تڑپائے گی
مجبور یتیمہ جان کے تم ، بچی کی معاف خطا کرنا

(۳) تم دیتے نہیں ہو اُسکو کفن ، وہ یہ صدمہ بھی سہہ لے گی
بے کفن ہے بابا کربل میں ، بےکفن وہ شام میں رہ لے گی
کسی قیدی مہماں سے لیکن ، برتاؤ نہ پھر ایسا کرنا

(۴) میری اِس محرومہ بچی سے ، تم بدلہ خدارا نہ لینا
بڑی مشکل سے سو پائی ہے ، تکلیف نہ اب اِسکو دینا
زہراؑ سے اجر دلواؤں گی ، محشر میں تم دعویٰ کرنا

(۵) قیدی بیمار میں تاب کہاں ، تنہا نہ اُٹھا پائے گا وہ
دیتے جو نہیں ہو اِسکو کفن ، کاندھا تو اِسے دے دو لوگو
اِس کمسِن کو دفنانا ہے ، کچھ آلؑ کا خمس ادا کرنا

(۶) ملبوس جلا اِس بی بیؑ کا ، پھر اِس نے تمانچے کھائے ہیں
گوہر بھی چھنے پھر رستے میں ، پتھر اور دُرّے بھی کھائے ہیں
ایسی کمسِن مظلومہ سے ، اب لوگوں عداوت کیا کرنا

(۷) آصفؔ سجادؑ اکیلا تھا ، اِمداد کو نہ کوئی آیا
یہ دیکھا تو پھر روتے ہوئے ، شہزادی ربابؑ نے فرمایا
گردن میں جو رسّی ہے عابدؑ ، اُسکو بھی آپ جُدا کرنا

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی
شاعر : آصفؔ رضوی
والیم : ۸ ۔ ۲۰۱۱ء

اجازت مانگتے ہو تم، اُدھر ہے منتظر لشکر، میرے کڑیل جواں اکبرؑ
ذرا سی دیر رُک جاؤ ، نہ ہو اِک دم نہاں اکبرؑ ، میرے کڑیل جواں اکبرؑ

(۱) پدر نازاں ہے یہ شوقِ شہادت دیکھ کے بیٹا
تمہارے جسم میں حیدرؑ کا ہے جو خوں رواں اکبرؑ

(۲) تڑپتا تھا میں روز و شب جو کر کے یاد نانا کو
خدا نے تم کو بھیجا کہ رُکے میری فغاں اکبرؑ

(۳) خدا جانے تمھارے بعد اُس کا حال کیا ہوگا
سجائے بیٹھی ہے ارماں کئی خیموں میں ماں اکبرؑ

(۴) مدینے کی طرف بھی دیکھ کر اِک الوداع کہہ دو
تمہاری منتظر ہے جو وہ اِک بہنا وہاں اکبرؑ

(۵) نظر بھر کے تمہیں دیکھا تو ہے پر جی نہیں بھرتا
نظر آتے ہیں جو ہوتے ہوئے ارماں ، گماں اکبرؑ

(٦) تمہارے سوکھے لب کہتے ہیں تم کو پیاس مارے ہے
بس اب کوثر ہی پاؤ گے جو پہنچو گے جناں اکبرؑ

(۷) تمہیں رب کے حوالے کر دیا اکبرؑ، ”خدا حافظ“
دِکھا دو جا کے مقتل میں بنی ہاشمؑ کی شاں اکبرؑ

(۸) تمہارے ساتھ جاتی ہے میری بینائی بھی بیٹا
اندھیرا چھا رہا ہے مِٹ رہے ہیں سب نشاں اکبرؑ

(۹) چلے اکبرؑ کے پیچھے شاہؑ یہ کہتے ہوئے آصفؔ
جو تم مقتل کو جاتے ہو نکلتی ہے یہ جاں اکبرؑ

والیم : ۸ ۔ ۲۰۱۱ء نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی شاعر : آصفؔ رضوی

فی القربیٰ والی آیت ہی ، **ھل مِن** کی پاک صدا بن گئی
اللہ والی وہ آلِ نبیؐ ، بَن میں اُس پہ یہ کیا بن گئی

(۱) قرآن نے پاک کہا جن کو ، وہ رن میں پکاریں الاماں
معصوموں کی تعریف تھی جو ، مظلوموں کا نوحہ بن گئی

(۲) ہاتف نے کہا اے پیغمبرؐ ، شبیرؑ کا خون نہیں کافی
زینبؑ بولیں لے میری رِدا ، توحید کی آج رِدا بن گئی

(۳) سردار ہے تو ہی جنت کا ، تو شہداء کا سردار بنا
شبیرؑ عبادت گاہ تیری ، کائنات کی سجدہ گاہ بن گئی

(۴) اصغرؑ نے کیا ہے یہ ثابت ، مقتل میں سِن کی قید نہیں
معصوم ہنسی اِک بچّے کی ، ہر عُمر کے فرد کی آہ بن گئی

(۵) تطہیر خدا نے نازل کی ، پھر کس نے گواہی مانگی ہے
آیت مسئلے سے پہلے ہی ، زہراؑ کی آپ گواہ بن گئی

(۶) جس گھر سے دین ہوا رائج ، وہ گھر ہے آگ کے شعلوں میں
محسنؑ کے لئے زہراؑ کے لئے ، وہ در کی آگ قضاء بن گئی

(۷) کہتی ہے یہ کوثر آج تلک ، اِک لال حسینؑ کا باقی ہے
خوش خبری دی جو خالق نے ، مخلوق کی آج دعا بن گئی

(۸) کس طرح شان و شوکت کو ، دربار میں ملیا میٹ کیا
بیٹی تھی خدا کے شیر کی وہ ، دربار میں شیرِ خداؑ بن گئی

(۹) جس خاک پہ شہؑ کا خون گِرا ، آصفؔ وہ خاک شفاء بن گئی
اُس پر جو زیارت گاہ بن گئی ، ہر دل کی ایک دُعا بن گئی

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۸ ۔ ۲۰۱۱

وہ علمدار وہ بھائی وہ سہارا نہ رہا
ہائے شبیرؑ کا وہ جان سے پیارا نہ رہا

(۱) قتلِ عباسؑ پہ مسرور ہیں دشمن کتنے
آئے نصرت کو جو اب کوئی ہمارا نہ رہا

(۲) ہائے ٹوٹی ہے کمر ہو گئی تدبیر بھی کم
اِس ضعیفی میں سہارا جو تمہارا نہ رہا

(۳) کتنی سُونی ہے یہ دنیا میرے عباسؑ کے بعد
گھر کی رونق وہ میری آنکھ کا تارا نہ رہا

(۴) دُور دیکھے جو بدن سے تیرے بازُو بھائی
صبر کا ، ضبط کا پھر کوئی کنارا نہ رہا

(۵) میں بھی آتا ہوں تیرے پیچھے جِتاں کو غازیؑ
اور جینا مجھے دنیا میں گوارا نہ رہا

(۶) مشک بھرنے کو سکینہؑ کی جو دریا پہ گیا
سو گیا پانی پہ وہ پیاس کا مارا نہ رہا

(۷) شاہؑ علم لے کے جو خیام میں لَوٹے آصفؔ
شور خیموں میں ہُوا پردہ ہمارا نہ رہا

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۸ ۔ ۲۰۱۱ء

رُکا ہے وقت گویا شاہؑ پہ خنجر جو چلتا ہے
علیؑ و فاطمہؑ کا خون ریتی پر نکلتا ہے

(۱) بہن سکتے میں ہے نظریں جمی ہیں اُس کی خنجر پر
نہ اُس کی سانس آتی ہے نہ اُس کا دم نکلتا ہے

(۲) عجب للچائی نظروں سے عُدو خیام کو دیکھیں
ذبح ہوتا ہوا مقتول اُن نظروں کو تکتا ہے

(۳) چلی ہے سُرخ آندھی گونجتے ہیں بین بچوں کے
تڑپتا ہے لبِ دریا کوئی اُٹھ اُٹھ کے گِرتا ہے

(۴) بہت پیاسے بہت سوکھے ہوئے لب ہل رہے ہیں جو
مصیبت انتہا پر آگئی وہ شکر کرتا ہے

(۵) بہت طاقت سے قاتِل نے پکڑ رکھا ہے داڑھی کو
کبھی وہ کانپ اُٹھتا ہے کبھی خنجر لرزتا ہے

(۶) نکلتے ہیں گلے سے خوں کے فوارے وہ کٹنے سے
حرم بے ہوش اور وہ لُوٹنے کا شور اُٹھتا ہے

(۷) سُنی آصفؔ صدا اُس نے جو **لِل قُتلَل حسینَا** کی
کوئی بیمار خیمے میں عجب غش میں تڑپتا ہے

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۸ ۔ ۲۰۱۱ء